روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 30 جولائی 2003ء 29 جمادی الاول 1424 ہجری - 30 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 170

تقویٰ کا اجر

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے آقا کی اطاعت کرے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب و اذکر فی الکتاب مریم حدیث نمبر 3190)

37ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا افتتاحی خطاب

اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

قرآن کریم میں سب سچائیاں، تقویٰ کی راہیں اور اصلاح کے طریق بیان کئے گئے ہیں

اس جلسے کو معمولی خیال نہ کریں، یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق پر بنیاد ہے

قسط اول

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 37ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود کے پرمعارف اقتباسات پیش فرمائے۔ اس سے قبل حضور نے لوائے احمدیت لہرا کر خلافت خامسہ کے پہلے بابرکت جلسہ کا آغاز فرمایا۔ حضور انور کے خطاب سے قبل دو معزز مہمانوں نے سٹیج پر تشریف لاکر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا:

اس وقت میں اپنی جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود کی جلسہ سالانہ 1897ء کی تقریر میں سے اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ لیکن اس سے پہلے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد کہ کس طرح ہمیں باتیں غور سے سننی چاہئیں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے، پورے غور و فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے، ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں، پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے، اسے بڑے غور سے سنو، کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

حضور انور نے فرمایا اس وقت میں جو اقتباسات پیش کروں گا وہ تقویٰ کے بارے میں ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں تقویٰ کے بارے میں ایسی نصائح فرمائی ہیں اور مختلف زاویوں سے تقویٰ کے حصول کے ذرائع بتائے ہیں جن پر اگر عمل کر لیا جائے تو ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق دل میں پیدا نہ ہو۔

تقویٰ کی بابت نصیحت

اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے، کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ یعنی چھوٹے گناہوں کی پرواہ نہ کی جائے تو بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزادہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔

قول و فعل میں مطابقت

اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں، اسی لئے کہ تخم

باقی صفحہ 2 پر

دائمی ثواب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے خداتعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔ جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔'' (الوصیت)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا کو مورخہ 24 جولائی 2003ء کو دل کا حملہ ہوا۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ طبیعت سنبھلنے کے بعد گھر آ گئے تھے آجکل زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے اس نیک وجود کی درازی عمر اور مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

واقفین نو کیلئے عربی زبان کی کلاس

وکالت وقف نو کے زیر اہتمام ربوہ کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کو ابتدائی عربی بول چال سکھانے کیلئے ایک کلاس جاری کی جا رہی ہے۔ شرکت کے خواہش مند بچوں، بچیوں اور دیگر خواتین و احباب سے درخواست ہے کہ مورخہ 5۔ اگست کو 5-45 بجے بعد نماز عصر بیت الاظہار وکالت وقف نو میں تشریف لے آئیں۔ وہ طلباء و طالبات جو موسم گرما کی رخصتوں سے قبل عربی کلاس میں شامل ہو رہے تھے ان سے بھی درخواست ہے کہ اس روز مقررہ وقت پر تشریف لے آئیں۔ یہ کلاس صرف ربوہ کے بچوں کیلئے ہے۔

(وکالت وقف نو)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1996ء ②

کیم	اپریل	ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے کی نشریات کا آغاز ہوا۔حضور نے اس موقع پر براہ راست خطاب فرمایا۔
2	اپریل	احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کے 4 احمدیوں کو 2,2 سال قید اور 5,5 ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔
6	اپریل	حضور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ کینیڈا کی مجلس شوریٰ سے خطاب فرمایا۔
12تا14	اپریل	گیمبیا کا 21 واں جلسہ سالانہ۔
13	اپریل	ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکس وانجینئرز کا سالانہ کنونشن ربوہ میں منعقد ہوا۔
19تا21	اپریل	جماعت جرمنی کی 15 ویں مجلس شوریٰ 220 جماعتوں کے 336 نمائندگان کے علاوہ 15 اقوام کے 127 نو احمدیوں نے بھی شرکت کی۔حضور نے 19راپریل کو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا۔
21	اپریل	چک 109 مسعود آباد ضلع فیصل آباد کے ایک احمدی کو گرفتار کر لیا گیا۔
22	اپریل	خوشاب میں ایک احمدی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔
26	اپریل	حضور نے خطبہ جمعہ میں 26راپریل 84ء کے آرڈیننس پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کے مضرّات اور جماعت کے حق میں الٰہی تائیدات کا ذکر فرمایا۔
3	مئی	حضور نے خطبہ جمعہ میں بھارت میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے انتخابات میں کامیابی کے مضرات کا تذکرہ فرمایا۔
7تا22	مئی	خدام الاحمدیہ پاکستان کی تربیتی کلاس۔
13	مئی	حضور نے ایم ٹی اے کے رضا کاروں کے اعزاز میں دعوت طعام دی اور خطاب فرمایا۔
	مئی، جون	حضور کا دورہ بلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ۔
17	مئی	حضور بلجیئم پہنچے۔
18	مئی	حضور نے بلجیئم کی مجلس شوریٰ سے افتتاحی خطاب فرمایا اور پھر ہمبرگ کے لئے روانہ ہوئے۔
24تا26	مئی	یوگنڈا کا جلسہ سالانہ۔
24تا26	مئی	خدام الاحمدیہ جرمنی کا 17 واں سالانہ اجتماع۔26 اقوام کے 8 ہزار سے زائد حاضرین کی شرکت۔حضور کے خطابات۔آخری اجلاس میں بادکروزناخ کی لیڈی میئر نے حضور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی۔
28	مئی	حضور جرمنی سے بلجیئم پہنچے۔
29	مئی	حضور کی بلجیئم سے روانگی اور ہالینڈ میں آمد۔حضور نے بیت مبارک ہیگ کے توسیعی منصوبہ کا سنگ بنیاد رکھا۔
31 مئی تا 2 جون		ہالینڈ کا 17 واں جلسہ سالانہ۔حضور نے خطابات فرمائے۔

جلسے کا موسم

ہجر میں اشک بہانے والو! وصل کبھی تو آئے گا
اشک تمہارا لے کے ملن کی فصل کبھی تو آئے گا

آئینوں میں عکسِ دلبر دیکھ کے بولا مضطر دل
دنیا ہے امید پہ قائم، اصل کبھی تو آئے گا

پروانے پروازوں والے اڑ اڑ پہنچیں شمع تک
پَر ٹوٹے دیوانوں کا بھی وصل کبھی تو آئے گا

ساون کی ہر رت میں اب تو آتے ہیں دن جلسے کے
یاد یار کی قوس قزح کا اصل کبھی تو آئے گا

ارض دل پر یاد کا موسم ، بوتے جاؤ آس کے بیج
اشکوں سے سینچو کہ غنچۂ وصل کبھی تو آئے گا

ضیاء اللہ مبشرؔ

بقیہ صفحہ 1

ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

برکات تقویٰ

پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔اس کا معیار قرآن ہے۔
یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔
حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود ہر احمدی سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس کا ہر فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہو۔آپ فرماتے ہیں:۔

بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے تو اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔حضور انور نے فرمایا پس ہم سب جو اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کی باتیں سننے کے لئے یہاں آئے ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور تقویٰ کے زیر اثر اس زمانہ میں مسیح موعود کو ماننے کی توفیق بھی پائی ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم ☆ یا رب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے

قلب طاہر کا درد اور دردمندی۔ کلام طاہر کی روشنی میں

اس نظر سے جس نے بند کواڑ کھول کر اندر سے جائزہ بھی لیا ہے

قسط اول

امۃ الباری ناصر صاحبہ کے قلم سے

کلام طاؔہر میں، کئی سال، ہمہ وقت ڈوبے رہنے سے کلام اور صاحب کلام سے کسی حد تک شناسائی ہوئی۔ شعر و سخن میں شاعر کے اندر کا وجود سانس لیتا ہے۔ ایک ایسی توانائی جو پہاڑی چشموں کی طرح ذات کے اندر سے اپنی اصل اور مصفا صورت میں بے اختیار پھوٹتی ہے۔ مجھے یہاں درد اور درد مندی کا بیکراں سمندر ملا۔

آنکھ ہے میری کہ اشکوں کی ہے اک راہ گذار
دل ہے یا ہے کوئی مہمان سرائے غم و حزن
ہے یہ سینہ کہ جواں مرگ امنگوں کا مزار
اک زیارت گہ صد قافلہ ہائے غم و حزن

ایک ایسا شخص جو یادوں کی محفل میں مہمانوں کے ہاتھ تاپنے کے لئے اپنا کوئلہ کوئلہ دل دہکاتا رہا۔ یہ دل کوئلہ کوئلہ کیسے ہوا کچھ ذات کی محرومیاں کچھ بے قرار تمنائیں کچھ اپنوں اور غیروں کے دیے ہوئے درد کچھ بار امانت کو سرخروئی سے اٹھانے کا خوف الٰہی۔

جب سے خدا نے ان عاجز کندھوں پر بار امانت ڈالا
راہ میں دیکھو کتنے کٹھن اور کتنے مہیب مراحل آئے
اپنی ذات کے دکھ تو پھر بھی کوئی سہار لے

یہاں تو جماعت کا ہر فرد اپنی پریشانیوں کا سارا بوجھ خلافت کی جھولی میں ڈال کر دعا کا طلبگار رہتا۔ یہ غم آپ کے دل میں اترتے آپ کی راتیں سب کے دکھوں میں دعائیں بن جاتیں۔ آنکھیں لہو برساتیں۔ نالے عرش کو ہلا دیتے اور رحمت کے وعدے لے کر لوٹتے۔ غموں کی میزبانی نے آپ کو یہ بتایا کہ سسکتی روحوں کا کوئی وطن مذہب رنگ نسل اور جنس نہیں ہوتی سب انسان ہوتے ہیں۔ آپ کی کوشش تھی کہ ہر انسان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ کر دیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔

اس کے دامن سے ہے وابستہ کل عالم کی نجات
بے سہاروں کا ہے اب ملجا و ماویٰ وہی ایک

والدہ ماجدہ سے محبت

مے خانہ غم میں درد کا پہلا جام آپ کو والدہ مرحومہ کی رحلت پر پینا پڑا نوعمر بچے کے لئے یہ اتنا بڑا حادثہ تھا جیسے پہاڑ آ گرے ہوں۔ میٹرک کا امتحان دیتے ہوئے بچے کو ایک اور کڑے امتحان سے گزرنا پڑا۔ آپ کے اور پیاری ماں کے درمیان موت کا سنگین پردہ حائل ہو گیا۔ کمرے میں ایک تصویر ہے اسی سے مخاطب ہیں۔

تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ
نظریں اٹھا خدا کے لئے ایک بار دیکھ

وعدۂ ضبط الم نبھانا مشکل ہے۔ بند شکیب ٹوٹ ٹوٹ جاتے ہیں۔ کتنا عجیب تجربہ ہے آنسو اپنے ہیں مگر اپنوں پر بھی اختیار نہیں۔ ماں کی تصویر سینے سے لگا کر آنسو نہیں پونچھ سکتی تصور دلاسہ دیتا ہے۔

ہم نے بارہا دیکھا آپ 'امی' کے ذکر پر آبدیدہ ہو جاتے۔ اگر کوئی اپنی امی کی بیماری یا وفات کا ذکر کرتا تو آپ کا درد جاگ اٹھتا۔ اپنی زندگی کی شام گہری ہو چکی تھی مگر والدہ مرحومہ سے محبت اور وفا کا خراج ''مریم شادی فنڈ'' کی صورت میں دے رہے تھے۔ اب 1944ء کی ایک آرزو پوری ہو چکی ہے۔

گو جدائی ہے کٹھن دور بہت ہے منزل
پر مرا آقا بلا لے گا مجھے بھی اے ماں
اور پھر تم سے میں مل جاؤں گا جلدی یا بدیر
اس جگہ۔ مل کے جدا پھر نہیں ہوتے ہیں جہاں

کتنا اچھا لگا ہو گا جب عالم بالا میں استقبال کے لئے ہاتھ پھیلائے کھڑے ہونے والوں میں ماں کو دیکھا ہو گا۔ اب کبھی مل کر جدا نہیں ہوں گے۔

قادیان سے محبت

ماں کے بعد مادر وطن سے جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا۔ اپنے والد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تڑپ بھی دیکھ رہے تھے قادیان کی مقدس بستی جہاں پیدا ہوئے گلیوں میں کھیلے کودے یکدم چھٹ گئی۔ اب ہاتھ دعا کے لئے اٹھتے تو زمین، مکان، دولت جہان کے لئے نہیں قادیان کے لئے دعا ہوتی

پر احمدی وہ ہیں کہ جن کے جب دعا کو ہاتھ اٹھیں
تڑپ تڑپ کے یوں کہیں کہ ہم کو قادیاں ملے

قادیان اپنے روحانی مرکز ہونے کی وجہ سے محبت اور تکریم کا مرکز بھی رہا۔ ربوہ کی بستی آباد ہو گئی مگر قادیان کا مقام اپنی جگہ ہے۔

ربوہ میں آج کل ہے جاری نظام اپنا
پر قادیاں رہے گا مرکز مدام اپنا

1947ء سے 1991ء تک چوالیس سال قادیان سے دور رہنے کے بعد جب قادیان کے لئے رخت سفر باندھا تو جذبات نظم میں ڈھل گئے۔

اپنے دیس میں اپنی ایک سندر سی بستی تھی اس میں اپنا ایک سندر سا گھر تھا۔ میں ملکوں ملکوں پھرا مگر اس کی یادیں ساتھ لئے پھرا ابھی میرا تن من دھن اس کے اندر تھا اب وہ میرے من میں بستی ہے۔ اس کے رہنے والے سادہ اور غریب تو تھے لیکن نیک نصیب تھے۔ ہر بندہ دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتا تھا وہ بڑے سچے لوگ تھے وہ بڑی سچی بستی تھی۔ ہاں جو جتنا بڑا تھا اتنا ہی خاکسار تھا۔ اس دھرتی میں وہ موعود مسیحا پیدا ہوا جس کا صدیوں سے انتظار تھا اس نے آ کر دین حق کا احیاء کیا پوری دنیا سے حق آشنا یہاں جمع ہوتے۔ اس قدر پھل پڑا کہ زندہ درخت میووں سے لد گئے۔ اس مسیح موعود کی صورت میں جو نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق تھا۔ میں نے بھی اس سے فیض پایا ہے۔ یہ اسی کا اثر ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت ملی گویا خود خدا تعالیٰ مل گیا کیڑی سے کم تر کے گھر نارائن آ گیا۔ اس کے سارے کام سنوار دئے۔ برہا کے مارے اپنے گھر آئے۔ اپنے مینارے دیکھے ساری بستی پر انوار الٰہی کی بارش برستی دیکھی۔ آنے والوں کے ساتھ فرشتے پر پھیلائے آئے۔ سب کے سروں پر رحمت کا سایہ ہے۔ سب کے چہروں پر نور الٰہی ہے۔ سب کی آنکھوں میں پیار دیکھا اس منظر میں ایک کمی رہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور دوسرے عشاق جواب اس دنیا میں نہیں رہے۔ زندگی کی آخری سانس تک صبر و رضا سے اس آس میں رہے کہ کاش خدا قادیان لے جائے یہ بستی سدا سہاگن ہے اس میں وہ ہستی پیدا ہوئی جو نوروں کا ایک سمندر تھی۔ جس سے نوروں کے سوتے پھوٹے۔ ایک اللہ کا نام باقی رہے گا اسے جس بھی نام سے پکارلو واہے گرو، ایشر، اللہ اکبر۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر جس والہانہ انداز میں آپ گلی کوچوں میں گھومے، پھرے، جس گداز سے آپ نے عبادت کی، جس وسعت سے اس کے مقام اور وقار کو سجانے سنوارنے کے منصوبے بنائے، جس طرح آپ نے سلامتی کے تحفے فضا میں بکھیر دیئے طویل، دلفریب، ایمان افروز داستانیں ہیں جو ہم نے ظاہری اور باطنی آنکھوں سے دیکھیں۔

بنا ہے مہبط انوار قادیاں دیکھو
وہی صدا ہے سنو جو سدا سے اٹھی ہے
کنارے گونج اٹھے ہیں زمیں کے جاگ اٹھو
کہ ایک کروڑ صدا اک صدا سے اٹھی ہے

ہومیوپیتھی

آپ کے درد آشنا دل میں درد کے کچھ دروازے ہومیوپیتھی کی پریکٹس سے بھی کھلے ایک برآمدہ تھا۔ دیواروں سے لگی الماریوں میں چھوٹی چھوٹی شیشیاں تھیں۔ میاں طارق تھے اور سینکڑوں مجبور، بیمار، لاچار، بے بس، غریب، دکھی بوڑھے خواتین بچے اپنے اپنے دکھ کی داستانیں لئے آتے میاں طارق کے آگے ڈھیر کر دیتے ان کو تو وہ میٹھی میٹھی سفید گولیوں میں دوا کے چند قطرے ڈال کر دے دیتے مگر اپنا دل درد سے بھر جاتا۔ بے چارگی کی ساری تصویریں آپ نے دیکھیں درد کے سارے رخ آپ کی نظر سے گزرے اور اس قدر قریب سے کہ شاید ہی کوئی دوسری مثال ہو۔ یہ برآمدہ ایک درسگاہ تھی ایک میخانہ غم تھا جو آپ کے دم سے آباد تھا۔ ہومیوپیتھی کی کلاس میں سنے ہوئے بعض جملے یاد آ رہے ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا تھا کسی غریب بچے کو دوا دیتے وقت سوچیں کہ شاید یہی مٹھاس ہے جو اس کو کبھی میسر آئی ہے غربت کے ذکر میں فرمایا بعض خواتین کے پاس تقریبات کے لئے بھی لباس نہیں ہوتا اگر کوئی ایک کپڑا اچھا ہوا اسی کو نمایاں کر کے پہن لیتی ہیں۔ عید پر

تحائف غرباء کے مکان جہیز فنڈ اسی احساس محرومی سے آگہی کا نتیجہ ہیں۔

کوئی مذہب ہے سسکتی ہوئی روحوں کا نہ رنگ
ہر ستم دیدہ کو انسان ہی پایا ہم نے
بن کے اپنا ہی لپٹ جاتا ہے روتے روتے
غیر کا دکھ بھی جو سینے سے لگایا ہم نے

ربوہ سے والہانہ پیار

ہجرت اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے دین و دنیا میں ترقیات اور اجر و ثواب کا باعث ہوتی ہے مگر اپنے ساتھ جو کسک اور دکھن لے کے آتی ہے اس کے سلسلے بہت وسیع اور طویل ہوتے ہیں۔ دریائے چناب کے کنارے بسنے والی پریم نگری ربوہ مٹی دھول اور موسم کی شدتوں کے باوجود اپنے مکینوں کے جذبۂ ایمانی سے کوئی آسمانی بستی لگتی ہے حضور جب ربوہ آئے تو تقریباً 20 سال کے ہوں گے جوانی کا بھرپور زمانہ اس روح پرور ایمان آفریں ماحول میں گزارا یہیں شادی ہوئی اولاد کی نعمت نصیب ہوئی ردائے خلافت پہنائی گئی اور اچانک ایک دن یہ بستی بہشتی مقبرے اور مقدس مزاروں کی یہ بستی چھٹ گئی بھرے گھر سے اٹھے۔ مڑ کر بھی نہ دیکھا دروازے پر تالے پڑے رہ گئے۔ ربوہ کے درویشوں سے پھر ملاقات نہ ہو سکی۔ ربوہ اور اہل ربوہ کے ذکر پر آپ کا گلا رندھ جاتا آواز بھرا جاتی۔ کبھی کبھی امید کی کرن جاگتی تو ربوہ آنے کی خواہش مچل کر لبوں تک آجاتی۔

آپ کے الفاظ میں ربوہ کے رمضان المبارک کا نقشہ محسوس کیجئے۔

آج کی رات ربوہ کی زمین ذکر الٰہی سے اس طرح بھر گئی ہے گویا کہ خدا خود یہیں اتر آیا ہے۔ لوگ تو طعن سے اسے جنت کہتے تھے جنت ہی نہیں یہ تو خلد بریں ہے۔ یہاں کے خاک نشیں اپنی مرضی سے دل کھول کے خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ کوئی انہیں کافر قرار دینے والا ادھر آ نکلے تو ربوہ کے ہر مکین کی جبین پر سجدوں کے نشان اسے اپنے عقیدے کا مفہوم سمجھا دیں۔ ہمیں اس کی پرواہ ہی نہیں کہ ''کافر ملحد دجال' کیوں کہا جاتا ہے ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ اللہ اور رسول اللہ کے عاشق اگر کہیں ہیں تو بس ربوہ میں ہیں۔ جو راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور اس قدر روتے ہیں کہ لگتا ہے جان ہی دے دیں گے۔ اس ماحول کا تصور اس نور بار کیفیت کو محسوس کرنے والا ہی کر سکتا ہے دل کرتا ہے یہ قیمتی لمحات اسی طرح ہولے ہولے ربوہ پر نور کے گالوں کی طرح اترتے رہیں۔

اس پر بہار باغ سے جدا ہو کر نہ مالی کو چین آیا نہ باغ کو قرار نصیب ہوا طائر اڑ گیا نشیمن اداس رہ گیا۔ نشیمن سے اداسی کے پیغام جاتے تو آپ بے چین ہو جاتے۔

بس نامہ بر اب اتنا تو جی نہ دکھا کہ آج
پہلے ہی دل کی ایک اک دھڑکن اداس ہے

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ بن باسیوں کی یاد میں صرف گھر اداس ہیں۔ بن باسیوں کے من کی اداسی مجھ سے زیادہ تو نہیں میری غم نصیب آنکھوں میں بسنے والو! درد مجبوری سے تڑپنے والو!! ادھر بھی یہی حال ہے۔

آنکھوں سے جو لگی ہے جھڑی تھم نہیں رہی
آ کر ٹھہر گیا ہے جو ساون اداس ہے
بس یاد دوست اور نہ کر فرش دل پہ رقص
سن! کتنی تیرے پاؤں کی جھانجھن اداس ہے

پیارے حضور نے حضرت موسیٰؑ کی دعا کو نظم فرمایا آخری بند پڑھئے اور کئی بار پڑھئے۔

بے ٹھکانہ ہوں گھر نہیں اپنا
سر پہ چھت ہے نہ بام و در اپنا
گاؤں کی چمنیوں سے اٹھتا ہے
گو دھواں ، وہ مگر نہیں اپنا
دل سے یہ شعلہ سا نوا اٹھی
مصر جانے کو جی مچلتا ہے
پر اکیلا ہوں خوف کھاؤں گا
دست و بازو کوئی عطا کر دے
لوٹ کر تب وطن کو جاؤں گا
دل سے یہ مضطرب دعا اٹھی

مشرق کے باسیوں سے پیار

پاکستان کے احمدیوں پر ہونے والے مظالم آپ کے آبگینہ دل پر ہتھوڑے برساتے 1983ء کے جلسہ سالانہ میں آپ نے پیاری جماعت کو دو گھڑی صبر سے کام لے کر دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا تھا آپ کو یقین تھا کہ نمرودیت کو اپنی آگ میں جل جانا ہے عصائے موسیٰ باطل کی قوتوں کو ڈس لے گا شہیدان احمدیت کا خون رنگ لائے گا۔ وہی تیغ دعا جو کل لیکھو پر پہلے چلی تھی آج کے لیکھو پر بھی چل جائے گی دیر ہو سکتی ہے اندھیر نہیں یہ فقیرانہ صدائیں شش جہت میں پھیلیں گی دعائے غلام مسیح الزماں سے عصر بیمار کو شفا ہوگی۔

آپ نے جو نوید فتح عطا فرمائی اس میں آزمائش صبر کی دو گھڑیاں بہت طویل ہو گئیں.......... جسمانی بُعد نے مجبوری کے بہت دکھ دیئے۔ خلیفہ اور جماعت یک جان و یک قالب ہوتے ہیں۔ پاکستان کے ایک ایک احمدی کا دکھ آپ کے درد میں اضافہ کرجاتا حضور حق میں فریادیں عرش کے پائے ہلانے لگیں۔ مولا! صبر و رضا کے اسلوب بہت سکھا دئے اب کرب و بلا کے دن لمبے نہ کر۔ پیمان وفا نبھانے والے اپنی جان مال سب قربان کر رہے ہیں۔ پاکستان میں پابند سلاسل محبوس صرف تیرا نام سینے پر سجانے کے گنہگار ہیں۔

میں ان سے جدا ہوں مجھے کیوں آئے کہیں چین
دل منتظر اس دن کا کہ ناچے انہیں پا کے

کبھی دیار مشرق کے باسیوں کو غریب الوطن کی چاہتوں کے سلام کے ساتھ یہ پیغام آتا کہ میرے شام و سحر کی کیفیت آپ کے صبح و شام پر منحصر ہے میرے مقدر کے زائچے میں تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں میرے جام میں جو مے ہے دراصل تمہارا خون جگر ہے۔ میری ذات تم سے کوئی الگ نہیں ہے تم ہی میری کائنات ہو میری زیست پر تمہاری یادوں کا عنوان لگ چکا ہے۔ اے میرے سانسوں میں بسنے والو! تم کبھی بھی مجھ سے جدا نہیں ہوئے یہ تعلق جو خدا نے باندھا ہے ہمیشہ قائم رہے گا میرے نغمے، میری دعائیں سب تمہارے لئے ہیں تمہارے درد و الم سے ہی میری عبادت میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں مٹانے کے عزم لے کے اٹھنے والے خاک کے بگولوں کی خدا خاک اڑا دے گا انہیں رسوائے عام کر دے گا تم خدا کے شیر ہو تمہارے سامنے ان جنگلی جانوروں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ بساط دنیا جہان نو کے حسین اور پائیدار نقشے ابھار رہی ہے۔ سارا نظام بدل رہا ہے فتح و ظفر کی چابیاں مقدر نے تمہیں تھما دی ہیں تمہارے سر پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور رحمت کا سائباں ہے دین حق کی شاہراہوں پر جرأت و شجاعت سے آگے بڑھتے رہو۔

جلسہ سالانہ یو کے 1987ء میں پڑھی جانے والی نظم کا آغاز دور دیسوں سے آنے والے قافلوں کی آمد پر خوشی کا اظہار تھا جو ایک غریب الوطن کے لئے پیار کے پھول اور اخلاص و وفا کی مشعلیں لے کر آئے تھے آپ سب کو دعائیں دیتے ہیں تم نے میری ترسی نگاہوں کی سیرابی کا سامان کیا تم پر فرشتے پھول نچھاور کریں ترقی کی راہیں کشادہ ہوں میری آرزوئیں دعائیں بن کر رنگ لائیں تم سے زندگی کا ہر غم دور ہو جائے۔ تم نور کی شاہراہوں پر آگے بڑھو اور اس تیز رفتاری سے کہ سال کے فاصلے لمحوں میں طے ہوں۔ تمہاری ترقی میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی۔

اس خوشگوار استقبال کے ساتھ ان پر شکستگان کا بھی خیال آتا ہے جو پرواز نہ کر سکے اور دشمنوں کے طعن کا نشانہ بنے۔ یہ روداد غم ایسی ہے جو دل کے پردے پر خون سے لکھی ہے دل میں ایک ایسا بھی قابل احترام گوشہ ہے جو اپنے ان دوستوں کے لئے وقف ہے ان کی یادیں ایک گھٹا کی طرح آتی ہیں ان کا ذکر آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔ خوب آہ و فغاں کا موسم بنتا ہے۔ تصور کی آنکھ سے ان سب کو دیکھتا اور ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔

نظم کے آخر میں وطن میں پابہ زنجیر آزادیوں کا خیال آتا ہے۔ آزادی ہے تو فقط خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کی۔ وطن میں عائد پابندیوں یا ذاتی مجبوریوں میں جکڑے بے بسوں کے لئے دعا ہے کہ خدایا تو خود تسکین بن کر ان کے پہلو میں آ جا۔ ان سے لاڈ کر۔ انہیں لوریاں دے۔ ان کا دل بڑھا۔ ان کی بلائیں دور کر۔ انہیں بتا کہ ابھی صبر کے امتحان کے کتنے دن باقی ہیں۔

وطن اور اہل وطن سے للّہی محبت کے ساتھ واپسی کی راہوں کے مہیب مراحل کا شعور ہو تو بے بس آرزوئیں اندر ہی اندر درد کی لہریں پیدا کرتی ہیں۔ یہ گھٹا گھٹا درد بڑا کھا جانے والا ہوتا ہے۔ ایسے میں مشرق کی طرف سے آنے والی ہواؤں کے سندیسے ہی زندگی کا سامان بنتے ہیں۔ وطن سے آنے والے کسی بھی مسافر کا ہاتھ پکڑ کسی سایہ دیوار میں بیٹھ کر فرمائش ہوتی ہے۔ ع

آ بیٹھ مسافر پاس ذرا مجھے قصہ اہل درد سنا

مجھے ان کا حال سناؤ جو پیار کی پیاس بجھانے سمندر پار نہیں آ سکتے۔ مجھے اس بے بسی سے اندازہ ہوا ہے کہ کس طرح ہر دور افتادہ اویس پر لخت جگر سے بڑھ کر پیار آتا ہے۔ اے مسافر! تو جور و جفا کی نگری، صبر و رضا کے دیس سے آیا ہے۔ تجھے تو سب علم ہوگا کہ غیروں نے میرے پیاروں پر کیا کیا ستم ڈھایا ہے۔ تو آنکھوں میں لکھی شکووں کی کہانی جانتا ہے۔ تو میرے محبوبوں پر نازل ہونے والی بلاؤں سے واقف ہے۔ مجھے تو کئی برس ہو گئے یہ حالات دیکھتے دیکھتے اندیشہ یہ ہے کہ کیا یہ ظلم و ستم ہی میرے وطن کی پہچان ہوں گے؟

مجھے ان مظلوموں، مجبوروں، محروموں کا حال سناؤ جو راہ مولیٰ کے اسیر ہیں۔ جن کی پیشانیوں کی روشنی سے وطن کی جیلوں میں اجالے ہیں۔ میرے ہم وطنوں کی باتیں بھی عجیب ہیں خدا کو اس وقت پکارتے ہیں جب کوئی مشکل درپیش ہو ورنہ معابد کے میناروں سے نفرت کی منادی ہوتی ہے۔ بلبل کو وطن سے نکال دیا ہے کوے اور ناگ بے روح بے جان صدائیں دیتے ہیں۔ صرف احمدی ہی نہیں وطن میں سب اہل وطن آزادی سے محروم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی جماعت کو ہمیشہ ہی وفا کے امتحانوں سے گزرنا پڑتا ہے احد، مکہ، طائف، شعب بو طالب، میدان کربلا میں خدا کی راہ میں قربانیاں دی گئیں۔ شیطان اللہ والوں پر پتھر برساتے ہیں کہیں دار پر لٹکاتے ہیں۔ احمدیوں کو بھی آزمائشوں سے گزر کر وفا کے امتحان دینے پڑے جو واقعہ کابل میں سید عبداللطیف شہید کے ساتھ پیش آیا یہاں پے در پے جیسے تسبیح کے دانے گرتے ہیں قربانیاں دی گئیں۔ مردان، سکھر، سکرنڈ، پنوں عاقل، وارہ، لاڑکانہ، حیدر آباد، نواب شاہ، کوئٹہ، اوکاڑہ، لاہور، گوجرانوالہ، ٹوبی، خوشاب، ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا میں جان کے نذرانے پیش کئے گئے۔ معابد سے کلمہ توحید مٹائے گئے ہر طرح کے ظلم آزمائے گئے مگر نصرت الٰہی سے ہر گام ترقی کی طرف اٹھا۔ ہر واقعہ جو پاکستان کے احمدیوں کے ساتھ پیش آیا آپ کا دل بڑھاتا رہا۔ یادوں کی یہ بارات آپ کے درد مند دل کو بے چین رکھتی۔

عجب مستی ہے یاد یار سے بن کر برتی ہے
سرائے دل میں ہر محبوب دل رندانہ آتا ہے
وہی رونا ہے ہجر یار میں بس فرق اتنا ہے
کبھی چھپ چھپ کے آتا تھا اب آزادانہ آتا ہے

باقی صفحہ 5 پر

حروف کی ماہیت اور اسرار

سید سجاد احمد صاحب

دنیا کی تمام کتب رسائل وجرائد اور اخبارات وغیرہ خواہ وہ کسی بھی زبان میں ہوں حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ گفتگو، اظہار بیان، خط وکتابت کا ذریعہ بھی حروف ہی ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حروف کیا ہیں۔ ان کی ماہیت کیا ہے۔ قلم اور قوت بیانیہ نے انہیں کہاں سے حاصل کیا اور کس طرح اس کا علم انسان کو دیا گیا۔ اس سلسلہ میں علامہ بونی اپنی کتاب شمس المعارف میں بحوالہ بحرالوقوف لاحمد البونی فرماتے ہیں:۔

''پہلی کتاب جو آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ حروف معجم ہیں''۔

اور علامہ موصوف نے حروف معجم کی تعریف میں لکھا:۔

''جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حروف معجم کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا حروف معجم الف۔ب۔ت۔ث۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ ہیں''

صاحب قاموس فرماتے ہیں:۔

''لفظ حروف کا اطلاق حرف لغوی یعنی حَرف ہجا پر ہے جو کلمہ کا مادہ ہے۔ حرف کی جمع احرف اور حروف ہے۔ اور یہ عربی زبان کا لفظ ہے''

حروف ہجا کو حروف تہجی، حروف مبانی، حروف معجم، حروف منفردہ، مفردات، حروف منفصلہ اور مقطعات بھی کہتے ہیں انگریزی میں انہیں Alphabet کہا جاتا ہے۔

حروف ہجا اپنا ایک الگ لغوی مفہوم بھی رکھتے ہیں مثلاً ا (الف) کے لغوی معنی ہیں مردخی فضائل میں یکتا۔ اور ت (التاء) وہ نرم مٹی جو کھجلی والے اونٹ پر ملی جائے۔ اسی طرح آخر تک ہر حرف کا لغوی مفہوم اہل تحقیق نے لکھا ہے:۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں فرمایا ہے کہ عربی زبان کا ایک ایک حرف بھی معنی رکھتا ہے لیکن یہ حروف تہجی یا حروف ابجد نہیں ہیں لفظ ہیں جو تبدیلیوں کے بعد صرف ایک ہی حرف رہ گیا۔ حضرت مسیح موعود نے انہیں لفظ ہی قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔

''اسی طرح بہت سے الفاظ ایسے ہیں کہ صرف وہ ایک ہی حرف ہے''

(منن الرحمٰن صفحہ 4 محررہ اپریل مئی 1895ء)

ایک بامعنی حرف کی مثالیں یہ ہیں۔ ق۔ نگہ رکھ۔ ل۔ نزدیک ہو۔ ن۔ ست ہو جا وغیرہ۔ علامہ بونی نے شمس المعارف الکبریٰ میں فرمایا ہے:۔

یقیناً ہر ایک امت کا بھید اس کی کتاب میں ہے اس کتاب اللہ کا بھید حروف ہیں اور حروف مختلف اشکال رکھتے ہیں۔

شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں ارشاد فرمایا کہ:۔

''یقیناً حروف الفاظ کے ائمہ ہیں اور اس پر حفاظ کی زبانیں گواہی دیتی ہیں''

متعدد دیگر معتبر کتب کے حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہے کہ عربی زبان کے حروف تہجی سب سے پہلے اول البشر آدم پر نازل ہوئے اور یہ وہی حروف ہیں جن کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ حروف یہ ہیں۔

ابتث۔ جحخد۔ ذرزس۔ شصضط
ظعغف۔ قکلم۔ نوھی۔

یہ سات کلمے ہیں اور ہر کلمہ چار حروف کا مجموعہ ہے اس طرح کل 28 حروف بنتے ہیں۔

لیکن شیخ علی ودہ کتاب محاضرۃ الاوائل ومسامرۃ الآواخر میں تفسیر الفصول کے حوالہ سے حروف تہجی کی تعداد 29 بتاتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ:

''پہلی چیز جو آدمؑ پر ماہ رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئی وہ دس صحیفے تھے اور ان میں سورہ حروف مقطعہ بھی تھا۔ اور ان صحیفوں میں 29 حروف تھے''۔

علامہ بونی نے مزید تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

''چونکہ یہ حروف عربی تھے اس لئے آپ نے ان کا نام عربی حروف رکھا۔ اور ان میں تمام نازل شدہ کتابوں اور صحیفوں کے اسرار ہیں اور ان اسرار کے علاوہ مزید اسرار ہیں۔ لیکن ابجد سریانی ہے''۔

شیخ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب المزھر میں بھی ان حروف کو جو آدم پر پہلی دفعہ نازل ہوئے عربی حروف تسلیم کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

''عبدالملک بن الحبیب نے فرمایا کہ سب سے پہلی زبان جس کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اترے وہ عربی تھی زمانہ دراز کے بعد تحریف ہو کر سریانی ہوگئی''۔

پس ماحصل یہ کہ حروف تہجی عربی کا معلم اور منزل اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے اور ابوالبشر آدم وہ پہلے انسان ہیں جن پر حروف عربیہ نازل ہوئے اور ان حروف کے اسرار ورموز ان پر کھولے گئے۔ ان حروف کی صراحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

حضرت محی الدین ابن عربی اپنی مشہور کتاب فتوحات مکیہ میں حروف کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''ہمارے نزدیک اور دیگر ارباب کشف کے نزدیک حروف..........دیگر امتوں کی طرح امم کی صورت میں ہیں حروف کی صورتوں کے اندر ارواح مدبرہ ہیں۔ جو زندہ اور بولنے والی ہیں اور اپنے پروردگار کی دلی بشاشت سے تسبیح کرتی ہیں''۔

درحقیقت حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کا یہ قول قرآن کریم کی بہت سی ان آیات سے مطابقت رکھتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''تعلیم زبان خدا کی طرف سے ہے پس الفاظ اور حروف مقررہ خدا ہی نے انسان کو سکھلائے ہیں''

(براہین احمدیہ)

حروف تہجی کی تعداد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ شیخ علی ودہ نے کتاب محاضرۃ الاوائل ومسامرۃ الآواخر میں تفسیر الفصول کے حوالہ سے عربی کے حروف تہجی کی تعداد 29 بیان کی ہے بعض دیگر اہل تحقیق نے بھی انہیں 29 بتایا ہے اور ''لا'' کو ایک حرف قرار دیا ہے بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے اور ء (ہمزہ) کو بھی حرف تہجی میں شمار کیا ہے اور اس طرح 29 حروف کی تعداد پوری کی ہے۔ لیکن اس میں بھی اختلاف ہے۔ اہل جمل ووفق ودعوت وسیمیا اور دیگر اہل تحقیق متفقہ طور پر ہمزہ کو حروف تہجی میں شامل نہیں کرتے اور حروف تہجی کو 28 ہی شمار کرتے ہیں چنانچہ جاربردی نے شرح شافیہ میں لکھا ہے کہ حروف تہجی 28 ہیں۔ ہمزہ ان میں شامل نہیں اس لئے کہ ہمزہ کی اپنی کوئی شکل نہیں یہ کبھی ''واؤ'' کبھی ''ی'' اور کبھی ''الف'' کی شکل اختیار کر لیتا ہے اسی طرح ''لا'' کو اس لئے حرف تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ ''ل'' اور ''الف'' کا مجموعہ ہے اور یہ ایک حرف نہیں بلکہ دو ہیں سامی حروف 28 ہیں۔ عبرانی آرامی سریانی نے 22 کو قبول کیا ہے۔ جنوبی عرب کی قدیم زبانوں میں 28 حروف تھے اور عربی حروف تہجی کے 28 مسلمہ ہیں اور یہ ایک مکمل نظام حروف کے آئینہ دار ہیں اور اس نظام میں عجیب وغریب اسرار ہیں۔

مندرجہ بالا بحث اور حوالہ جات سے حروف کی ماہیت واضح ہو جاتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ:

حروف علوم اولین وآخرین کی اساس اور ائمۃ الالفاظ ہیں۔

☆ الفاظ اور حروف مقررہ خدا تعالیٰ نے انسان کو سکھائے۔

☆ عناصر کلام (یعنی حروف اور چھوٹے چھوٹے فقرات) بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

☆ متعدد اسرار ورموز حروف کی صورت میں خدائے علیم وخبیر نے انبیاء اولیاء اور بہت سے اہل اللہ پر منکشف کئے جو اپنے وقت پر الم نشرح ہوئے۔

☆ خدا تعالیٰ نے ازل سے یہی چاہا ہے کہ الٰہیات کے سر مکتوم اور قفل کے لئے یہی زبان (عربی جو حروف کا مجموعہ ہے) کنجی ہے۔

☆ حروف کے ذریعہ تمام کامل صداقتیں ظہور میں آئیں۔

☆ حروف کی صورتوں کے اندر ارواح مدبرہ ہیں جو زندہ اور بولنے والی ہیں۔

☆ قرآن کریم میں علم الحروف کی طرف اشارات ہیں۔

☆ ہر ایک امت کا بھید اس کی کتاب میں ہے اور کتاب اللہ کا بھید حروف میں۔

☆ حروف اور مذہب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

☆ حروف میں تمام نازل شدہ کتابوں اور صحیفوں

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

ہم نے بھی دیکھا ہے اور کئی بار دیکھا ہے ضبط کے بندھن ٹوٹ ٹوٹ جاتے تھے۔

باد سموم سے چمن، دردوں دکھوں سے لد گیا
آہ فقیر سے مرنے اشک ابل ابل پڑے

پھر آپ فرماتے ہیں۔

ہر طرف آپ کی یادوں پہ لگا کر پہرے
جی کڑا کرکے میں بیٹھا تھا کہ مت یاد آئے
ناگہاں اور کسی بات پہ جی ایسا دکھا
میں بہت رویا مجھے آپ بہت یاد آئے

اس غم والم کے موسم میں جو تسلیاں دیتے وہ بھی اتنی دکھ بھری کہ دونوں طرف کی تڑپ میں اضافہ ہو جاتا۔

ہم آن ملیں گے متوالو۔ بس کل پرسوں کی بات ہے۔ دید کے ترسوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے تو فرط طرب سے آنکھیں ساون برسائیں گی اور برسوں کی پیاس بجھے گی۔ تم دور دور کے دیسوں سے قافلہ قافلہ آؤ گے تو خوشی سے میرے دل کے کھیتوں میں سرسوں کی فصلیں پھولیں گی۔ عشق ووفا کے کھیت رضا کے خوشوں سے لد جائیں گے۔ ہجر کا موسم بدل جائے گا پیار کی رت آئے گی۔

میرے بھولے بھالے حبیب مجھے لکھ لکھ کر کیا سمجھاتے ہیں
کیا ایک انہی کو دکھ دیتی ہے، جدائی لمبے عرصوں کی
اب بہت عرصہ نہیں لگے گا۔ ظالموں کے دعوے
جھوٹے ثابت ہوں گے۔ عرصوں کی کلفت دور ہوگی
برسوں کی پیاس بجھے گی ہم ملن کے گیت گائیں گے۔

عجیب اعجاز خداوندی ہے کہ مولا کریم نے ہر دعا بہتر رنگ میں سنی وطن تو آپ کے قدموں سے محروم رہا اور یہ ملن کے موسم سرسوں پھولنے کے دنوں میں قادیان میں آئے اور پوری دنیا سے احمدیوں نے مل کر ملن کے گیت گائے۔ الحمدللہ

عبدالحلیم سحر صاحب

وفاقی بجٹ 04-2003ء۔ ایک جائزہ

بجٹ کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ بجٹ محض اعداد و شمار کا گورکھ دھندا ہے۔ بہرحال یہ اعداد و شمار ہر سال جون کے مہینہ میں وفاقی حکومت کے وزیر خزانہ پارلیمنٹ میں پیش کرتے ہیں۔ چونکہ جولائی سے نیا مالی سال شروع ہوتا ہے اس لئے جون میں لازمی طور پر میزانیہ تیار کر کے پیش کر دیا جاتا ہے۔ اس کی تیاری مارچ کے ماہ سے شروع ہو جاتی ہے۔ مختلف شعبوں سے ان کے اخراجات اور آمدنی کے ذرائع کے بارہ میں دریافت کیا جاتا ہے۔ پھر ان کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اور آئندہ سال کے لئے اخراجات اور آمدنی کے تخمینے لگا کر بجٹ تیار کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اخراجات آمدنی سے زیادہ ہوں تو اسے خسارے بجٹ کا کہا جاتا ہے لیکن اخراجات کے بالمقابل ذرائع آمدنی سے متوقع آمدنی زیادہ ظاہر کی جائے تو یہ فاضل بجٹ کہلاتا ہے۔

پاکستان کے وفاقی بجٹ 04-2003 کا حجم 805.20 ارب روپے ہے اس کی تفصیل اس طرح ہے ٹیکسوں کی مد میں سے 510 ارب روپے۔ گیس اور پٹرولیم کے سرچارج سے 61.1 ارب روپے اور نان ٹیکس وسائل سے 157.2 ارب روپے حاصل ہونے کی توقع ہے اس بجٹ میں 179 ارب روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

بجٹ میں کوشش کی گئی ہے کہ چار بڑے اہداف حاصل کئے جائیں گے اس میں ملک میں صنعتی ترقی کی رفتار کو زیادہ سے زیادہ 6 فیصد تک لے کر جانا، زرعی شعبے اور انجینئرنگ کی صنعت کو پرکشش مراعات دے کر ان شعبوں کو عالمی معیشت میں اہم کردار ادا کرنے کے قابل بنانا، اسی طرح پبلک سیکٹر کے خسارے کو کم کر کے انہیں قابل فروخت بنانا اور عام آدمی پر کم سے کم بوجھ ڈال کر ملکی معیشت کو ترقی کی راہ پر ڈالنا جیسے اہم مقاصد شامل ہیں۔ اگر ان مقاصد کو سنجیدگی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جائے تو ملک کی معیشت کافی حد تک مضبوط ہو جائے گی۔ بجٹ میں سبزی پھلوں، چاول اور ڈیری کی مصنوعات سے متعلق مشینری پر سیلز ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔ یہ حوصلہ افزا صورت حال ہے۔

پچھلے سال بجٹ میں وعدہ کیا گیا تھا کہ دولت ٹیکس آنے والے بجٹ میں ختم کر دیا جائے گا۔ یہ وعدہ اس بجٹ میں پورا کر دیا گیا ہے۔ بڑی گاڑیاں، چائے، کوکنگ آئل، مصالحہ اور سونا سستا کرنے کے لئے ٹیکسوں میں کمی کی گئی ہے۔ قرضوں کی واپسی پر 256 ارب روپے خرچ ہوں گے۔ اور دفاعی شعبے کے لئے 160 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پہلے سالوں میں بجٹ میں ایک یا دو شعبوں کی ترقی پر خاص توجہ دی جاتی رہی ہے۔ کسی سال ٹیکسٹائل انڈسٹری قابل توجہ رہی، کبھی پاور سیکٹر کے لئے خاص منصوبہ بندی ہوئی اور کسی سال ٹیکسٹائل اور شوگر انڈسٹری کو اہمیت دی گئی۔

لیکن اس سال کے بجٹ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ کسی ایک شعبہ کو ترقی کی بجائے تمام شعبوں کو اہمیت دی گئی ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ انجینئرنگ، ٹیکسٹائل اور زرعی شعبہ یکساں ترقی کرے۔ اس لئے انجینئرنگ انڈسٹری میں استعمال ہونے والی 112 کے قریب اشیاء یا مصنوعات پر ڈیوٹی کم کی گئی ہے۔ زرعی قرضوں پر سود میں مزید کمی کی گئی ہے۔ اسی طرح ہاؤسنگ انڈسٹری کے فروغ کے لئے نمایاں اقدامات کئے گئے ہیں۔ سیمنٹ پر 25% ایکسائز ڈیوٹی کم کی گئی ہے۔ سرکاری ملازمین کو گھر خریدنے یا تعمیر کرنے کے لئے قرضہ کی حد 5 لاکھ کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ حکومت کمرشل اور نجی بنکوں کو بھی آسان شرائط پر قرضے دینے کے لئے کہے گی۔ اگر اسی طرح مراعات عملی طور پر مہیا کی گئیں تو روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

حکومت نے چھوٹے تاجروں کو سہولت دینے کے لئے سیلز ٹیکس ختم کر کے 2 فیصد ٹرن اوور ٹیکس دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ ایک جرأت مندانہ اقدام ہے اور آئی ایم ایف کی ہدایت کے برعکس فیصلہ ہے۔ کیونکہ آئی ایم ایف اور عالمی بینک نے یہ مشورہ دیا تھا کہ تمام شعبوں میں سیلز ٹیکس کو لاگو کیا جائے اور دوسرے ٹیکسوں کو ختم کر دیا جائے۔ براہ راست تمام اشیاء پر سیلز ٹیکس لاگو کر دیا جائے تو مہنگائی کا ایک طوفان آ جائے گا۔

غربت کے خاتمے اور بے روزگاری میں کمی کرنے کے لئے بھی اس بجٹ میں مثبت اقدامات کئے گئے ہیں۔ اس وقت ملک میں 3.380 کروڑ کے قریب مرد اور عورتیں ملازمت کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 55 لاکھ لوگ بے روزگار ہیں۔ ملازمت کرنے والے اپنی تنخواہوں سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ مہنگائی نے گھریلو بجٹ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے بجٹ میں 15% تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ کا اعلان کیا ہے۔

پاکستان میں اس وقت جو مسئلہ ہے وہ غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی ہے۔ اس سے معیشت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ایک سرمایہ کار کے لئے لائسنس کے حصول کا طریق کار بہت لمبا ہے۔ اسی طرح غیر ملکی فرمیں ہمارے ٹیکسوں اور ریگولیٹری قوانین کے متعلق شکایات کرتی ہیں۔ اسی طرح غیر ملکی سرمایہ کاری میں سب سے بڑی رکاوٹ ملک میں سیاسی عدم استحکام ہے۔ یہ تمام شکایات دور ہوں گی تو غیر ملکی سرمایہ کار اس طرف رخ کریں گے۔

اس بجٹ میں اہم معاشی ستون کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی ہے جہاں سیمنٹ انڈسٹری، انجینئرنگ انڈسٹری، کیمیکل انڈسٹری اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کو مراعات دی گئی ہیں وہاں اس بجٹ میں عوامی مشکلات کا بھی خیال رکھا گیا ہے اس سلسلہ میں تنخواہوں اور پنشن میں 15% اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خراب عالمی سیاسی و معاشی صورت حال کے باوجود پاکستان کافی حد تک معاشی بحران سے نکلا ہے۔ افغانستان کی صورت حال کی وجہ سے پاکستان کو دو سو ارب ڈالر تجارتی نقصان ہوا ہے۔

ہاؤسنگ انڈسٹری کے متعلق طویل المدت منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں اس وقت چار ملین مکانات کی کمی ہے۔ اس سلسلہ میں بنکوں کو اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ کیونکہ ان کے پاس سرپلس فنڈز موجود ہیں۔ ایک یا دو فیصد کی شرح سے قرضے مکانات کی تعمیر کے لئے جاری کئے جائیں۔ جب ایک مکان کی تعمیر شروع ہوتی ہے تو اس میں سریا، بجلی کا سامان، سیمنٹ، ٹائل اور خاص طور پر لیبر استعمال ہو رہی ہوتی ہے۔ اس طرح ملکی معیشت ترقی کی طرف گامزن ہوتی ہے۔ ہمیں تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دینی ہوگی اس کو عام تصور سے ہٹا کر جدید خطوط پر تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا ہوگا۔ ملک میں سکولوں کا جال بچھا دینا چاہئے۔ اور کوشش کی جائے کہ ملک کا ہر بچہ سکول تک جائے۔ یہاں والدین کے شعور کو بھی بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ بنیادی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمیں اس ذہنی سوچ کو بھی بدلنا ہوگا کہ عورتوں اور بچیوں کو تعلیم حاصل نہیں کرنی چاہئے۔ یہ گاؤں اور دیہاتوں میں سوچ چل رہی ہے۔ اس سے معاشرتی نقصان ہو رہا ہے۔

ملکی ترقی میں برآمدات کا اہم کردار ہوتا ہے۔ برآمدات کی شرح خطرناک حد تک گر گئی ہے۔ ہماری برآمدات میں 10 بلین سے زائد کا اضافہ پچھلے 56 سالوں میں نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے صنعتوں کی ترقی کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اس شعبہ میں مراعات دی جائیں اور آسانیاں پیدا کی جائیں۔

زرعی شعبہ کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جا رہی جس طرح کہ دوسرے ممالک میں ہے۔ ہمارے ہمسایہ ممالک میں زرعی شعبہ میں غیر معمولی ترقی کا راز کیا ہے کہ ان کے کسانوں کو بے شمار مراعات حاصل ہیں۔ بجلی انتہائی سستی ہے۔ کھاد بیج اور زرعی آلات سستے داموں میں وافر مقدار میں میسر ہیں۔ بجٹ پیش ہو چکا ہے۔ یہ اپنے اثرات آہستہ آہستہ دکھانے شروع کرے گا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35037 میں عاصم ضیاء باجوہ ولد مشتاق احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3068 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عاصم ضیاء باجوہ ولد مشتاق احمد باجوہ دارالنصر غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یوسف سلیم ولد چوہدری صاحب دتہ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد حسین وہلہ ولد امین بخش وہلہ دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 35038 میں عمران احمد انجم باجوہ ولد چوہدری مشتاق احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران احمد انجم باجوہ ولد مشتاق احمد باجوہ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یوسف سلیم ولد چوہدری صاحب دتہ دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد حسین وہلہ ولد امین بخش وہلہ دارالنصر غربی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب مربی سلسلہ کا بیٹا عزیزم حصور احمد گزشتہ چند روز سے بیمار اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اس سے قبل بھی بچہ ڈائیریا کی وجہ سے دو ہفتے ہسپتال میں داخل رہ چکا ہے۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مسعود احمد ظفر صاحب کارکن انصاراللہ پاکستان کی والدہ اپنڈکس کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ ناصر محمود صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ کی خالہ مکرمہ خدیجہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ عبدالحمید صاحب مرحوم آف جہلم مورخہ 15 جولائی 2003ء کو بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی مورخہ 16 جولائی کو ربوہ پہنچا اور اسی روز آپ کا جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ مکرم ملک محمد اشرف صاحب آف شیخ پور گجرات کی بیٹی اور مکرمہ راجہ عبدالحکیم صاحب مرحوم آف جہلم کی بہو تھیں اپنی یادگار میں چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم مرزا احمد کریم صاحب)

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ ساکنہ 8/10 دارالصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم مرزا احمد کریم صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 8/10 دارالصدر برقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ 4 مرلے ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ شازیہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ فوزیہ ندیم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ ثمینہ ناز صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم محمد منصور طاہر صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ عاصمہ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم مدثر احمد ناصر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم محمد شکر اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب)

مکرم محمد شکر اللہ صاحب آف ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد عبداللہ خان صاحب ولد مکرم چوہدری روشن دین خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 11/16 دارالیمن وسطی ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ ثریا ساجدہ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد نصراللہ صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد ظفراللہ صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ عابدہ راحت صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ قانتہ سمیرا صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ عائشہ روزی صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ خالدہ رعنا صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم محمد شکر اللہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب گل کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

1۔ اشتہارات کی رقوم کی وصولی و ترغیب اشتہارات
2۔ بقایاجات کی وصولی
3۔ توسیع اشاعت الفضل

امراء، صدران، مربیان کرام اور خصوصاً کاروباری حضرات سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کے خلاف ڈٹ جائیں۔ شام
ترکی کے دورے کے موقع پر شام کے وزیراعظم مصطفیٰ میرو نے انقرہ میں اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن مشرق وسطی میں سیاسی توازن بدلنا چاہتا ہے۔ خطے کے ممالک امریکہ کے خلاف ڈٹ جائیں۔ ترکی، شام، ایران اور علاقے کے دیگر ممالک امریکی کوششوں کو ناکام بنانے کیلئے مشترکہ جدوجہد کریں۔ اگر سارے ممالک متحد نہ ہوئے تو واشنگٹن ان کا حال بھی عراق جیسا کرے گا۔ ہمارے لئے جس طرح صدام برا تھا اسی طرح امریکہ بھی برا ہے۔ شامی وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکی حکومت تشدد پسند اور بیوقوف ہے۔ مشرق وسطی کے بارے امریکی پالیسیاں اسرائیل کے زیر اثر ہیں۔ امریکہ اس کے دباؤ پر شام کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں چاہتا۔

سعودی عرب میں جھڑپ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض سے 300 کلومیٹر دور ریسٹ ہاؤس میں چھاپے کے دوران پولیس اور ملزمان میں جھڑپ کے نتیجہ میں 8 ملزم اور دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔ چار ملزموں کو گرفتار کرلیا گیا۔

بنگلہ دیش میں سمندری طوفان بنگلہ دیش میں سمندری طوفان اور زلزلے سے 7۔ افراد ہلاک اور 175 ماہی گیر لاپتہ ہو گئے جبکہ 20 ٹرالر ڈوب گئے ہیں۔ زلزلے سے چٹاگانگ شہر اور نواحی علاقہ متاثر ہوا۔ متعدد عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ رنگامتی میں 300 کچے گھر گر گئے۔ مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت 5.09 تھی۔

کینیا میں امریکہ کے خلاف غم و غصہ عیسائی اکثریت والے ملک کینیا کے مسلم اکثریتی شہر ممباسا میں امریکہ کے خلاف غم و غصہ بڑھنے لگا ہے۔ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ پولیس امریکی ایجنسیوں کی شہ پر دروازے توڑ کر گھروں میں داخل ہو جاتی ہے۔ عورتوں کو گرفتار کرکے ذہنی اذیت دی جا رہی ہے۔ پھر بغیر کوئی مقدمہ بنائے انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

صدام حسین بال بال بچ گئے امریکی لیفٹیننٹ کرنل سٹیو رسل نے کہا ہے کہ صدام کے بیٹوں کی ہلاکت کے بعد عراقیوں کی طرف سے بہت سی خفیہ معلومات ملی ہیں جن کی بنا پر صدام کے آبائی گاؤں کے علاقہ میں منظم تلاش شروع کر دی گئی ہے۔ ایک چھاپے کے دوران صدام حسین بال بال بچ گئے۔ ان کے گرد گھیرا تنگ کر دیا گیا ہے جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

660 طیارہ شکن میزائل عراق سے پکڑے گئے امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ عراق سے 660 طیارہ شکن میزائل پکڑے گئے ہیں۔ گوریلا جنگ طویل ہو سکتی ہے۔

لائبیریا میں خانہ جنگی لائبیریا کے دارالحکومت میں باغیوں کی شیلنگ سے 16۔ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ امریکی سفیر نے اپیل کی ہے کہ باغی دارالحکومت کا محاصرہ ختم کر دیں تاکہ وہاں خوراک اور دیگر امدادی سامان پہنچایا جا سکے۔ امریکی نائب وزیر دفاع نے کہا ہے کہ لائبیریا میں ہماری فوج اس وقت داخل ہوگی جب صدر ٹیلر ملک چھوڑ دیں گے۔

فلپائن میں باغیوں کے خلاف مقدمہ
فلپائنی صدر نے کہا ہے کہ میری حکومت کے خلاف سازش میں ملوث 296 باغیوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ باغیوں کی گرفتاری میری نہیں پوری جمہوریت کی کامیابی ہے جس کیلئے آپریشن کرنے والی ٹیم کو مبارکباد دیتی ہوں۔

540 فلسطینی قیدی رہا اسرائیل نے 540 فلسطینی قیدی رہا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جن میں فلسطینی تنظیم حماس اور اسلامی جہاد نیز الفتح کے ارکان شامل ہیں۔

عرب چینلز کی اشتعال انگیز رپورٹنگ امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ عرب چینلز امریکہ کے خلاف اشتعال انگیز رپورٹیں نشر کر رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے امریکی فوجیوں کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ الجزیرہ ٹی وی اور العربیہ ٹی وی نے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری رپورٹوں کا غلط ترجمہ کیا گیا۔ ہم صرف حقائق بیان کر رہے ہیں۔

مشرق وسطی کا بحران مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ مشرق وسطی میں جاری بحران کے حل کا انحصار اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون پر ہے۔

طالبان کا نیا کمانڈر جنوبی افغانستان میں اتحادی افواج کے خلاف چھاپہ مار جنگ کے لئے ملا صابر کو طالبان کا نیا کمانڈر نامزد کر دیا گیا ہے۔ ملا عمر نے منظوری دے دی ہے۔ کسی نامعلوم مقام پر طالبان کا اجلاس ہوا۔ طالبان دور حکومت کے سابق گورنر خوست ملا عبدالرؤف نے سیٹلائٹ ٹیلی فون کے ذریعے بتایا کہ اجلاس کی صدارت کمانڈر حافظ عبدالرحیم نے کی۔

بقیہ صفحہ 5

کے اسرار ہیں۔

☆ حروف کے اندر ایک مربوط مضمون ہے۔
☆ حروف اسرار و رموز کا گنجینہ ہیں۔
☆ حروف کی تاثیرات ہیں۔
☆ دنیا بھر کی زبانیں حروف میں لکھی جاتی ہیں۔

بایں ہمہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہماری یہ تحقیق حرف آخر ہے۔ بلکہ اولی الالباب کے لئے دعوت فکر و تدبر کا ایک لامتناہی سلسلہ ہنوز باقی ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	30۔جولائی	زوال آفتاب	12-14
بدھ	30۔جولائی	غروب آفتاب	7-08
جمعرات	31۔جولائی	طلوع فجر	3-48
جمعرات	31۔جولائی	طلوع آفتاب	5-20

خودمختاری اور سلامتی داؤ پر نہیں لگائیں گے

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ خارجہ پالیسی قومی اقتصادی وسفارتی مفادات کی آئینہ دار ہوگی، بدلتے ہوئے سیاسی ومعاشی حالات کے تناظر میں معیشت وتجارت زیادہ اہمیت حاصل کر گئے ہیں۔ سفیروں اور سفارتکاروں کی کارگزاری ملکی برآمدات میں اضافے اور قومی تشخص اجاگر کرنے پر چیک کی جائے گی۔ انہوں نے کہا دوسرے ملکوں سے تجارت بڑھانے کیلئے خودمختاری اور سلامتی داؤ پر نہیں لگائیں گے۔ وہ دفتر خارجہ میں پاکستانی سفیروں کی کانفرنس کا افتتاح کررہے تھے اس کانفرنس میں 20 ممالک میں متعین پاکستان کے ہائی کمشنر اور سفیروں نے شرکت کی۔

غریبوں کو پانچ مرلے کے مفت گھر دینگے

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہم پانچ مرلے زمین پر گھر تعمیر کروا کر غریبوں میں مفت تقسیم کرینگے۔ میں ایسے اعلان نہیں کروں گا جن پر عملدرآمد نہ کراسکوں۔ ایسے منصوبے بنانے کا کوئی فائدہ نہیں جن کے ثمرات غریبوں تک نہ پہنچ سکیں۔ وہ نارووال، شکرگڑھ اور ظفروال میں جلسوں سے خطاب کررہے تھے۔

پنجاب بھر میں وکلاء کی ہڑتال

پنجاب بار کونسل کی اپیل پر صوبے میں وکلاء نے سانحہ سیالکوٹ میں تین ججوں کی ہلاکت پر یوم احتجاج منایا اور ہڑتال کی۔ وکیلوں نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے اور مظاہرے کئے۔

وزیراعظم کی زیرصدارت اجلاس

وزیراعظم ظفراللہ جمالی کی صدارت میں اسلام آباد میں اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا۔ جس میں متحدہ مجلس عمل کی طرف سے پیش کئے گئے نکات کی روشنی میں آئینی پیکج کی تیاری شروع کرنے کا جائزہ لیا گیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) کے مرکزی صدر اور وزیراعظم کے ایڈوائزر سمیت آئینی، قانونی اور سیاسی ماہرین شریک ہوئے۔ مجلس عمل نے آئینی مسائل حل کرنے کیلئے حکومت کو بعض نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ ماہرین نے ان تجاویز کا جائزہ لیا۔

صوبائی وزیر قانون کی نااہلی کیلئے درخواست سماعت منظور

لاہور ہائی کورٹ نے صوبائی وزیر قانون راجہ بشارت کی نااہلی کیلئے دائر درخواست باقاعدہ سماعت کیلئے منظور کرتے ہوئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ سید عدیل شاہ کی طرف سے دائر درخواست میں کہا گیا کہ راجہ بشارت عام انتخابات میں ہار گئے اور بعد میں وزیراعلیٰ کے مشیر بن گئے۔ ضمنی انتخابات میں انہوں نے وزیراعلیٰ کے مشیر کی حیثیت سے ہی حصہ لیا اور اس طرح قانون کی خلاف ورزی کی۔ کیونکہ صوبائی مشیر پبلک آفس ہولڈر ہوتا ہے اور آئین کے تحت سرکاری عہدہ پر فائز شخص ریٹائرمنٹ کے بعد دوسال تک الیکشن لڑنے کا اہل نہیں۔

بھارت پاکستان سے بہتر تعلقات چاہتا ہے

بھارت کے وزیرخارجہ یشونت سنہا نے کہا ہے کہ بھارت اپنے تمام پڑوسی ممالک خصوصاً پاکستان کے ساتھ بہتر تعلقات چاہتا ہے۔ لیکن اسلام آباد کے ساتھ باہمی گفتگو اس وقت ہوگی، جب بھارت یہ محسوس کرے گا کہ اب بات چیت کیلئے حالات سازگار ہیں۔ وہ جھاڑکھنڈ ہزاری باغ میں صحافیوں سے بات چیت کررہے تھے۔

سندھ میں شدید بارشیں اور سیلاب

صوبہ سندھ میں شدید بارشوں اور سیلاب سے پیدا ہونے والی صورتحال کے پیش نظر ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہاں بارشوں اور سیلاب سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد اب 81 ہوگئی ہے۔ اور ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں افراد پانی میں گھرے امداد کا انتظار کررہے ہیں۔ ادھر کراچی میں شدید بارشوں سے متعدد علاقے زیرآب گئے۔ 2 گھنٹے کے دوران کراچی میں 37، نوابشاہ میں 18، حیدرآباد اور بدین میں 16 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ بارشوں کا یہ سلسلہ مزید 4 دن تک جاری رہے گا۔ خلیج بنگال سے اٹھنے والی مون سون ہواؤں کا رخ مسلسل صوبہ سندھ کی طرف ہے۔ جبکہ بھارتی صوبہ راجستھان سے ہوا کا کم دباؤ بھی سندھ کے قریب ہے۔ سندھ کے علاوہ بلوچستان کے جنوبی علاقوں میں بھی شدید بارشوں کا امکان ہے۔

ججوں کی ہلاکت بڑی خبر ہے یا قیدیوں کے پاس اسلحہ

سیالکوٹ جیل میں 3 ججوں اور 5 قیدیوں کی ہلاکت پر بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستانی جیلوں میں ملاقات سے لے کر سامان اندر لے جانے تک ہر سہولت کی ایک خاص قیمت وصول کی جاتی ہے۔ کہیں 10 آدمیوں کی کوٹھڑی میں 40 قیدی، کہیں ایک قیدی کو بغیر کسی استحقاق کے ایئر کنڈیشنر ریفریجریٹر کی سہولت تک میسر ہوتی ہے۔ ہر سہولت کی ایک خاص قیمت کون وصول کرتا ہے اور یہ آمدنی پھر کہاں کہاں تقسیم ہوتی ہے کسی نے معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ سیالکوٹ جیل میں 3 ججوں اور 5 قیدیوں کی ہلاکت زیادہ بڑی خبر ہے یا یہ خبر زیادہ اہم ہے کہ عمر قید بھگتنے والے ان قیدیوں کے پاس 30 بور کے پانچ پستول کس نے پہنچائے۔

کرکٹ کی خبریں

آسٹریلیا نے بنگلہ دیش کو دوسرے ٹیسٹ میچ میں ایک اننگز اور 98 رنز سے **شکست** دے کر سیریز دوصفر سے جیت لی۔ لیگ سپنر میک گل نے دس وکٹ لئے، انہیں مین آف دی میچ اور مین آف دی سیریز قرار دیا گیا۔ کپتان سٹیواہ نے دونوں میچوں میں سنچریاں بنائیں اور اب ان کی سنچریوں کی تعداد 32 ہوگئی اور وہ گواسکر سے دو سنچری پیچھے ہیں۔

☆ آسٹریلوی کپتان سٹیواہ نے کہا ہے کہ موجودہ پاکستانی ٹیم کی بیٹنگ سے بنگلہ دیش کی بیٹنگ بہتر ہے۔ اور ویسٹ انڈیز سے بھی بہتر ہے۔ ان میں بہت ٹیلنٹ ہے۔

☆ ساؤتھ افریقہ اور انگلینڈ کے درمیان پہلا ٹیسٹ ڈرا ہوگیا۔ بارش کی وجہ سے ایک دن کا کھیل ضائع ہو گیا تھا۔

داخلہ کمپیوٹر کلاس خدام الاحمدیہ مقامی

خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ صنعت وتجارت کے تحت مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز کی کلاسیں شروع ہورہی ہیں۔

☆ 1۔آپریٹنگ سسٹم MS Office+MS Windows کورس دورانیہ دو ماہ

اوقات کار کلاس ساڑھے پانچ بجے تا سات بجے

ٹوٹل فیس-/700 روپے۔

فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ ! 3 /جولائی 03ء

آغاز کلاسز: یکم اگست 2003ء

☆2۔MS Visual Basic

کورس دورانیہ تین ماہ

اوقات کار کلاس ساڑھے تین بجے تا ساڑھے پانچ بجے

ٹوٹل فیس-/1500 روپے

فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ 2 /اگست 2003ء

آغاز کلاسز: 3 اگست 2003ء

فارم دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ مغرب سے عشاء تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(ناظم صنعت وتجارت)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

کامیاب علاج ــــ ہمدردانہ مشورہ

اوقات مطب: موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے — جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے

موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے — بروز جمعرات ناغہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۲۱۱۴۳۴ ، ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۲۱۳۹۶۶ ، ۰۴۵۲۴

ہومیو پیتھک ادویات

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل

گولبازار ربوہ فون: 213156 فیکس: 212299

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

★ ریلوے روڈ فون- 214750

★ اقصیٰ روڈ فون- 212515

SHARIF JEWELLERS

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29